راہنماؤں اور اسرائیل کے اندر سے سرکردہ قائدین کی تنبیہہ کے باوجود ناتن یا ہو تصادم کی راہ پر گامزن ہیں۔ امن کے عمل کو تباہ کرنے کی ذمہ داری صرف اور صرف ناتن یاہو پر عائد ہوتی ہے۔

بہتوں کا خیال ہے کہ امن کا عمل ختم ہو چکا ہے۔ مغربی کنارے پر روز مرہ کا تشدد اور خود ہلاکتی کے بمبازوں کا دوبارہ ظہور اسرائیل کی طرف سے اپنے وعدوں کو پورا کرنے سے انکار سے نتھی ہے۔ بعض حلقوں نے امن کے عمل کو مکمل طور پر ختم ہونے سے بچانے کی کوششیں کی ہیں' لیکن جب تک تمام فریق اس پر عملدرآمد نہ کریں' پیش رفت نہیں ہو سکتی۔ اس کی بنیاد وہی اصول یعنی "زمین برائے امن" ہے جو ماضی میں طے پایا اور جس کی تفصیلات اقوام متحدہ کی قراردادوں میں موجود ہیں۔

امن کے عمل میں شریک تمام جماعتیں اس عزم کا اعادہ کرتی رہی ہیں کہ وہ مسئلے کا ایک پائیدار اور دوستانہ حل چاہتی ہیں۔ تاہم جب تک اسرائیل کی غیر قانونی سرگرمیاں جاری رہیں گی' بہت کم پیش رفت کا امکان دکھائی دیتا ہے' جبکہ بحران میں اضافہ ہورہا ہے' فلسطینیوں اور اسرائیلیوں کے علاوہ امن کے عمل میں شریک دیگر فریقین' بشمول اردن' عرب دنیا' امریکہ اور یورپ کو چاہیے کہ وہ اس عمل کو دوبارہ پٹڑی پر چڑھانے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

Ian Welsh, Gulf Report, April 1997, PP.5-10

کویت

☆☆☆☆

کویت اور سماجی و اقتصادی تبدیلی کے عوامل(16)

کویت میں تیز رفتار ترقی نے معاشرے میں نئی حقیقتوں اور طبقات کو جنم دیا ہے۔ تعلیم اور ذرائع ابلاغ میں توسیع سے نئے مطالبات اور نئی خواہشات ابھر کر سامنے آئی ہیں۔ روزگار اور مالیات کے مواقع' حکومتی امداد اور امیگریشن کی پالیسیوں کے نتیجے میں سماجی نقل و حرکت میں اضافہ ہوا ہے۔ تبدیلی کا عمل بڑھا ہے' جس کا نتیجہ کویتی سوسائٹی کے بعض طبقوں میں شکست و ریخت کا وہ سلسلہ ہے جو نئی اور پرانی سماجی قوتوں جیسے شہر بمقابلہ صحرا' شیعہ بمقابلہ سنی' پرانی دولت بمقابلہ نئی دولت اور مرد بمقابلہ عورت کے درمیان ناگزیر تصادم کی صورت میں دیکھنے کو ملتا ہے۔

کئی دہائیوں کے عرصے میں کویت میں تیزی سے رونما ہونے والی سماجی تبدیلی کا نتیجہ ہے کہ ریاست اور کویتی معاشرے کے کئی شعبوں کے درمیان کشمکش میں اضافہ ہوا' حکمران خاندان کے

خلاف مخالفت بڑھی' تاجر طبقے کے لوگ جنہوں نے خود کو عرب قوم پرستی کے ساتھ مشخص کیا' کویتی سیاسی نظام کے ناقد بن گئے' تاہم یہ مخالفت ۱۹۷۰ء کی دہائی میں کمزور پڑ گئی۔ اس کے علاوہ اسلامی تحریک' جس کی پہچان صحرا اور رجعت پسندی ہے اور جو ۱۹۸۰ء کی دہائی میں ابھر کر سامنے آئی کویت میں جڑیں پکڑتی جدیدیت پسندی کی مخالفت کرتی ہے۔ ۱۹۷۹ء کے ایرانی انقلاب نے کویت میں شیعہ برادری کے ایک بڑے حصہ کو متحرک کیا۔ جبکہ کویت پر عراق کی چڑھائی نے اس مملکت کی جڑوں کو ہی ہلا کر رکھ دیا۔ ان تاریخی واقعات سے دو چار بدولوگ صحرا سے شہروں میں منتقل ہوئے اور اقلیت سے اکثریت میں ڈھل گئے۔ ان کی اقدار نے ۱۹۹۰ کی دہائی میں شہری قدروں پر غلبہ پانا شروع کردیا۔

اس تمام تر شکست و ریخت اور اتار چڑھاؤ کے باوجود کویت میں ریاست اور معاشرے کے درمیان تعلقات میں استحکام اور تسلسل کا عنصر نہ صرف نمایاں رہا' بلکہ اسے کسی بڑی بغاوت سے کسی قسم کا خطرہ' کبھی لاحق نہیں ہوا۔ بحرانی اوقات میں لچک اور اتصال کی خصوصیات سے معاشرے کو قومی تعمیر کے عمل میں مشکلات پر قابو پانے میں مدد ملی۔

۱۹۴۶ء میں جب سے کویت میں تیل نکلنا شروع ہوا' ملک کی سماجی' اقتصادی اور سیاسی تبدیلیوں کا تیل کی صنعت کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ کویت کا روایتی کلچر جیسے شکار' موتیوں کی تلاش اور محدود تجارت' بہت تھوڑے عرصے میں تبدیل ہو گیا۔ ۱۹۴۶ء میں کویت کی تیل کی آمدنی ۷۶۰۰۰۰ ڈالر سالانہ سے بڑھ کر ۱۹۷۱ میں ۹۶۳ ملین ڈالر اور ۱۹۷۷ء میں ۸.۹ بلین ڈالر تک پہنچ چکی تھی۔ نئی فلاحی ریاست کے زیر اثر کویتی شہریوں کی تعداد میں ۱۹۵۷ء اور ۱۹۷۵ء کے درمیان تین گنا اضافہ ہوا۔ یعنی ۱۱۳۶۲۲ سے بڑھ کر ۳۰۷۰۱۲۳۔ جبکہ ۱۹۹۴ء میں یہ ۶۶۹۰۰۰ اور غیر کویتی افراد ۱۰۱ ملین کی تعداد میں تھے۔ شیعہ حضرات کل آبادی کا ۲۵ سے ۳۰ فیصد ہیں۔

معاشرے میں تبدیلی' سماجی تحرک اور طبقاتی تفریق کا ایک بڑا ذریعہ تعلیم ہے۔ ۱۹۳۶ء میں کویت کے دو اسکولوں میں چھ سو طلبا زیر تعلیم تھے جبکہ ۱۹۴۵ میں طلبا اور طالبات بڑھ کر ۳۶۰۰ ہوگئے۔ ۹۱-۱۹۹۰ء میں لڑکیوں کی تعداد ۲۶۰۰۰ اور لڑکوں کی ۲۴۰۰۰ تھی۔ ۹۴-۱۹۹۳ء میں کنڈر گارٹن سے ہائی اسکول میں زیر تعلیم طالب علموں کی مجموعی تعداد ۲۳۰,۰۰۰ تھی اور یہ کویتی شہری آبادی کے ایک تہائی کے برابر تعداد تھی۔ اعلیٰ تعلیم کے اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کا تناسب بھی کچھ اسی سے ملتا جلتا ہے۔ کویت یونیورسٹی جس کا آغاز ۱۹۶۶ میں ہوا' میں ۴۰۰ طلبا وطالبات زیر تعلیم تھے ۱۹۹۵ء میں یہ تعداد ۱۶۰۰۰ جبکہ ۱۹۹۷ء میں ۱۸۰۰۰ تک پہنچنے کی توقع ہے۔

کویت کی بین الاقوامی سرمایہ کاری کی بچت کا تناسب اب ۳۰ بلین ڈالر سے ذرا کم ہے۔ اس